روزنامہ الفضل ربوہ

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 233 منگل 21 جمادی الاول-1416ھ' 17 اخاء 1374ہش' 17-اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب ایمان وہ ہے جو کسی سہارے پر خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا

جو لوگ خدا تعالیٰ سے اس لئے تعلق باندھتے ہیں کہ ہمیں مال ملے یا اولاد حاصل ہو یا ہم فلاں فلاں امور میں کامیاب ہو جائیں۔ ان کے تعلقات عارضی ہوتے ہیں اور ایمان بھی خطرہ میں ہے۔ جس دن ان کے اغراض کو کوئی صدمہ پہنچا اسی دن ایمان میں فرق آجاوے گا۔ اس لئے پکا (صاحب ایمان) وہ ہے جو کسی سہارے پر خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گذرے۔ دنیا اور اس کے رشتے عارضی اور فانی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ تو ہمیشہ کے لئے معاملہ پڑتا ہے پھر اس سے آدمی کیوں بگاڑے؟ دیکھو صحابہؓ کو کچھ تھوڑے ابتلا پیش آئے تھے۔ ان کو اپنا وطن' مال و دولت' اپنے عزیز رشتہ دار سب چھوڑنے پڑے۔ لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان چیزوں کو مری ہوئی مکھی کے برابر بھی نہیں سمجھا۔ خدا تعالیٰ کو اپنے لئے کافی سمجھا۔ پر خدا نے بھی ان کی کس قدر قدر کی۔ اس سے وہ خسارہ میں نہیں رہے بلکہ دنیا و آخرت میں انہوں نے وہ فائدہ پایا جو اس کے بغیر انہیں مل سکتا ہی نہیں تھا۔ اس لئے اگر کوئی ابتلاء آوے تو گھبرانا نہیں چاہئے۔ (صاحب ایمان) کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ اس وقت روح میں عجز و نیاز اور دل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کے آستانہ پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے۔ ایمان کامل کا مزا ہم و غم ہی کے دنوں میں آتا ہے۔ اس وقت اپنے اعمال کی اصلاح کی فکر کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 183)

انسان کے اخلاق اس کے دل کی کیفیت ظاہر کرتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یہ انسان کے اخلاق ہی ہیں کہ وہ اس کے دل کی کیفیات کو ظاہر کرتے ہیں۔ محبت' ہمدردی' ظالموں کا مقابلہ' مظلوموں کی مدد' قومی فرائض کی ادائیگی' ایثار' قربانی' جھوٹ سے نفرت' سچ سے پیار' دیانت' معاملات میں درستی' علم کے حاصل کرنے کی محبت اور نمونے کے سب اخلاق ہیں۔ اور انہی کو لوگ دیکھتے ہیں۔ پس ہر ایک شخص کا کام ہے کہ ان نمونوں کو نہایت عمدگی کے ساتھ ظاہر کرے۔

میں اس موقعہ پر ان لوگوں کو بھی متوجہ کرتا ہوں جو ایڈیٹر ہیں یا کسی نہ کسی طرح ان کا اخباروں کے ساتھ تعلق ہے یا مضمون نگار ہیں۔ یا مصنف کہ ان کی زبانیں شائستہ ہونی چاہئیں۔ ان کے قلموں سے وہ باتیں نکلیں جو لوگوں کی ہدایت کا باعث ہوں۔ اور ان کی قلموں سے وہ باتیں ہرگز نہ نکلیں جو لوگوں کی ٹھوکر کا سبب ہوں وہ اخباروں والے کہ ان کی باتیں سینکڑوں ہزاروں کے پاس پڑھی جاتی ہیں۔ وہ اگر ایڈیٹر ہیں تو اور اگر نامہ نگار ہیں تو انہیں اپنی تحریروں کو ایسا بنانا چاہئے کہ ان پر کسی کو گرفت کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ میں نے کئی دفعہ بتایا کہ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ اس قسم کی تحریریں لکھنا

باقی صفحہ 7 پر

کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہے تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعتی نظام کا کام

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"جماعتی نظام کا یہ کام ہے کہ وہ افراد جو فی الواقعہ فی الحقیقت اس قابل نہیں کہ اپنے بچوں کو (کلام الٰہی) پڑھا سکیں۔ ان کے بچوں کو (کلام الٰہی) پڑھانے کا مناسب انتظام کرے .... چاہے اس پر رقم خرچ کرنی پڑے"۔

(نظارت اصلاح وارشاد۔ وقف عارضی)

ضروری اعلان

○ خدام و اطفال کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا تر تالیسواں سالانہ اجتماع کے لئے 20 تا 22۔ اکتوبر کی تواریخ مقرر کی گئیں تھیں تاحال انتظامیہ کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

اندریں حالات یہ اجتماع ملتوی کیا جاتا ہے۔

معتمد مجلس

درخواست دعا

○ مکرم اقبال احمد صاحب نجم مربی سنت نگر لاہور کے والد محترم دماغی لحاظ سے آجکل شدید بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ضرورت لائبریرین

○ ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ کو اپنے ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے لئے ایک لائبریرین (مرد) کی ضرورت ہے۔ جو لائبریری کے جملہ انتظامات کو بہتر طور پر سنبھال سکے۔ امیدوار اپنی درخواست (اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی) صدر صاحب محلہ / جماعت کی تصدیق کے ساتھ زیادہ سے زیادہ یکم نومبر 95ء تک بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ (دفتر نظارت تعلیم میں) بھجوا دیں۔ درخواست دہندہ تمام تعلیمی دستاویزات (نقول) درخواست کے ہمراہ لف کریں۔ بطور لائبریرین تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

17- اخاء 1374 ھش   17 - اکتوبر 1995ء

دعاکی قبولیّت-اور تقویٰ

یوں توہم بات بات پر اپنے دوستوں کو دعا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں برکت عطا کرے۔ وہ کوئی سا بھی کام کریں ہماری ان کے لئے پہلی یہی دعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا کرے۔ اپنے لئے بھی ہم اللہ تعالیٰ کی برکت کی دعا کرتے ہیں۔

لیکن یہ بہت کم سوچا جاتا ہے کہ کیا اتنا کہہ دینے سے ہی برکت مل جاتی ہے۔ مثلاً کسی نے تجارت شروع کی اور ہم نے اس کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسے برکت عطا کرے اور اس نے اپنی تجارت میں دیانت داری سے کام نہ لیا تو ہماری دعا اس کے کسی کام نہیں آسکتی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے بارہا اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ دعا تو میں سب کے لئے کرتا ہوں۔ لیکن میری دعا اس شخص کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ جو اپنی زندگی کو ان دعاؤں کے مطابق بناتا ہے۔ برکت والی دعا کا بھی یہی حال ہے۔ جب تک انسان سیدھے راستے پر چلتا ہوا اپنی زندگی کو ایسی نہ بنالے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا مورد بن سکے اس وقت تک چاہے کتنی ہی دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے برکت عطا کرے اسے برکت نہیں مل سکتی۔ پس یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ برکت کے لئے جو دعا کی جاتی ہے اس کی اساس کیا ہے۔ کونسی بات ہے یا کونسا طریق ہے جو اختیار کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی برکت مل سکتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ خدا تعالیٰ کی برکت صرف ان لوگوں کو مل سکتی ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ تقویٰ اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان ہر بات کو اس رنگ میں کرے کہ اسے خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا سرٹیفکیٹ مل سکے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے برکت کیوں ملے گی۔ اگر وہ اس بات سے ڈرتا رہے کہ کہیں کوئی غلط کام نہ ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنے اور اس بات کے لئے جدوجہد کرتا رہے کہ ہر بات کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کے پیش نظر کرے تو اس کا نام تقویٰ ہوگا اور یہی تقویٰ اس کے لئے برکتوں کا موجب ہوگا اسی طرح حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ

"انسان کو چاہئے کہ اندرونی اور بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا ہو کیونکہ جو شخص تقویٰ سے کام لینے والا ہو وہ فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہتی۔ سرکشی کا بھی یہی مطلب ہے کہ انسان اس بات کا لحاظ بھی نہ رکھے۔ کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے وہ خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا باعث ہوگا۔ یا اس کی ناراضگی کا۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کا خیال نہیں رکھتا تو یہ بات سمجھ لینی مشکل نہیں کہ خدا تعالیٰ بھی اس کا خیال نہیں رکھے گا"۔

پس ہم کچھ بھی کریں اس کی بنیاد تقویٰ ہونی چاہئے۔ اور تقویٰ کی یہ بنیاد ہمارے لئے برکات کا باعث بن جاتی ہے۔ جب ہم کسی کو یہ دعا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے تو دعا کرنے والے نے تو اپنا فرض ادا کر دیا۔ اب اصل فرض اس شخص کا ہے جس کو دعا دی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو برکات کے حصول کے قابل بنائے۔ اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ برکات کے حصول کے قابل بننے کے لئے انسان کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔

پس اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے کاموں میں ہمیں برکت سے نوازے۔

خدا کے فضل پر موقوف باتیں
بدل دیتی ہیں سب غیروں کی گھاتیں
اسی کی روشنی سے حوصلہ ہے
ضیاء ہو دن کی یا تاریک راتیں

ابوالاقبال

اب مری دعوت الی اللہ کا یہی انداز ہے
آنکھ میں اشک رواں ہیں دل میں سوز و ساز ہے
ساری دنیا کے لئے رہتا ہوں مَیں محوِ دعا
اور میری کامیابی کا یہی اِک راز ہے

نورِ خدا کو راہنمائے سفر کرو
اس طرزِ زندگی کی ہر اِک کو خبر کرو
ظلمت سے خود نکل کے نکالو ہر ایک کو
قطرہ کو لے کے ہاتھ میں رشکِ گہر کرو

تم روشنی کے شہر بساؤ ہر ایک سمت
دیوارو بام و دَر کو سجاؤ ہر ایک سمت
خونِ دل و جگر سے نہ ہرگز کرو دریغ
ظلمت میں اِک چراغ جلاؤ ہر ایک سمت

میں اِک چراغ لے کے پھرونگا گلی گلی
یہ روشنی لگے گی سبھی کو بھلی بھلی
باغوں میں رنگ و نور کا لاؤں گا انقلاب
ہر اِک روش پہ کھلنے لگے گی کلی کلی

میرے دِل میں اُٹھ رہی ہے ایک لہر
مَیں پھروں گا قریہ قریہ شہر شہر
پھُوٹتے ہیں دل میں سوتے پیار کے
اور سوتے بن رہے ہیں نہر نہر

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غرب - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت الثانی نے 3 مارچ 1939ء کو فرمایا:۔

ہمارے سکولوں اور کالجوں میں طالب علموں کی ذہانت کی ترقی کے لئے قطعی طور پر کوئی کوشش نہیں کی جاتی۔ استاد اور پروفیسر محض کتابیں پڑھا دیتے ہیں اور طالب علموں کو الفاظ رٹا دیتے ہیں، لیکن خالی لفظوں کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ اگر ایک پڑھا لکھا شخص ہو لیکن ذہین نہ ہو تو اس سے بہت زیادہ کام وہ شخص کر سکتا ہے جو گو پڑھا ہوا نہ ہو مگر ذہین ہو۔ کیا ہٹلر جرمنی کا سب سے زیادہ پڑھا ہوا شخص ہے۔ کیا مسولینی اٹلی کا سب سے زیادہ تعلیم یافتہ انسان ہے۔ کیا اتاترک ترکی کا سب سے زیادہ عالم تھا کیا لینن رشیا کا سب سے زیادہ پڑھا ہوا شخص تھا۔ یہ سارے ہی اپنی اپنی جگہ معمولی تعلیم حاصل کئے ہوئے تھے۔ مسولینی کی تعلیم مڈل تک ہے۔ ہٹلر کی تعلیم انٹرنس جتنی ہے۔ اتاترک گو ایک کالج میں پڑھا مگر وہ نہایت ہی چھوٹے درجے کا کالج تھا۔ اور اس کی تعلیم بھی انٹرنس جتنی ہے۔ مگر کیا چیز ہے جس نے ہٹلر مسولینی اتاترک اور لینن کو اپنے ملکوں کا لیڈر بنا دیا۔ وہ ذہانت ہے جس نے ان لوگوں کو اپنے ملک کا لیڈر بنایا۔ علم نہیں۔ جب علم والے اپنی کتابوں پر نگاہ ڈالنے بیٹھتے تھے اس وقت یہ لوگ ساری دنیا پر نگاہ ڈالے ہوئے انسانی فطرت کی گہرائیوں کے مطالعہ میں مشغول تھے۔ اور آخر وہاں سے وہ اپنی قوم کی مراد کا واہ موت لے آئے۔ جس کے لئے وہ بے باکانہ جستجو کر رہے تھے۔ پس ذہانت بالکل اور چیز ہے اور علم اور چیز۔ علم بھی اچھی چیز ہے مگر ذہانت کے بغیر علم کسی کام کا نہیں ہوتا۔ میں نے بتایا ہے کہ میں اس کے متعلق مثالیں نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میں اگر مثالیں دوں تو وہ لوگ بالکل ننگے ہو جائیں جن کے وہ واقعات ہیں اور سب کو ان کا پتہ لگ جائے۔ اس لئے میں بعض پرانے لوگوں کے قصے یا لطائف بیان کر دیتا ہوں۔ جن سے ذہانت اور علم کا فرق ظاہر ہو سکتا ہے۔

کہتے ہیں کوئی بادشاہ تھا۔ اس نے اپنے ملک کے ایک مشہور جوتشی کو بلایا اور اپنا لڑکا اس کے سپرد کرتے ہوئے کہا کہ اسے علم جوتش سکھا دو۔ چنانچہ وہ اسے لے گیا۔ اور مدت تک سکھاتا رہا۔ جب اس نے تمام علم اسے سکھا دیا اور بادشاہ کے پاس اسے لایا اور کہنے لگا بادشاہ سلامت میں نے جوتش کا تمام علم اسے پڑھا دیا ہے۔ اب آپ چاہیں تو اس کا امتحان لے لیں۔ بادشاہ نے اپنی انگوٹھی کا نگینہ اپنے ہاتھ میں چھپا کر لڑکے سے پوچھا کہ تم علم جوتش سے بتاؤ کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے۔ لڑکے نے حساب لگایا اور کہا چکی کا پاٹ۔ بادشاہ نے اس جوتشی کی طرف دیکھا اور کہا تم نے اسے کیا پڑھایا ہے۔ وہ کہنے لگا حضور چکی کا پاٹ بھی پتھر کا ہوتا ہے اور نگینہ بھی پتھر کا ہے۔ پس میرا علم تو صحیح ہے۔ ہاں اگر آپ کے لڑکے میں ذہانت نہ ہو اور وہ اتنی بات بھی نہ سمجھ سکے کہ چکی کا پاٹ ہاتھ میں نہیں آسکتا۔ تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ میرا علم تو بالکل صحیح ہے۔

اسی طرح یہ لطیفہ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے جو دراصل حضرت امام جماعت الاول سے میں نے سنا ہوا ہے کہ کوئی لڑکا تھا۔ اسے گاؤں کے بعض بڑے بڑے لوگوں نے کسی دوسرے علاقے میں طب پڑھنے کے لئے بھیجا۔ کیونکہ ان کے ہاں کوئی طبیب نہیں تھا۔ انہوں نے خیال کیا کہ اگر یہ لڑکا طب پڑھ گیا تو ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی اور آئے روز ہمیں جو طبیب کے نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف رہتی ہے۔ وہ دور ہو جائے گی۔ وہ لڑکا ایک دوسرے علاقے کے مشہور طبیب کے پاس پہنچا۔ کہنے لگا مجھے اپنے علاقہ کے روساء نے آپ کے پاس طب پڑھنے کے لئے بھیجا ہے۔ کیونکہ ہمارے ہاں کوئی طبیب نہیں۔ وہ کہنے لگا بڑی اچھی بات ہے اس سے زیادہ نیکی کا کام اور کیا ہو سکتا ہے طب سے خدمت خلق ہوتی ہے اور لوگوں کو نفع پہنچتا ہے۔ پس یہ بہت ہی ثواب کا کام ہے۔ تم میرے پاس رہو میں تمہیں تمام طب سکھا دوں گا۔ چنانچہ وہ ان کے پاس رہنے لگ گیا۔ دوسرے ہی دن وہ کسی مریض کو دیکھنے چلے گئے اور انہوں نے اس لڑکے کو اپنے ساتھ لے لیا۔ جب مریض کے پاس پہنچے تو وہ اس کے پاس بیٹھ گئے۔ نبض دیکھی۔ حالات پوچھے۔ اور باتوں باتوں میں کہنے لگے کل آپ نے کہیں چنے تو نہیں کھائے۔ وہ کہنے لگا کہ ہاں کچھ چنے کھائے تھے۔ کہنے لگے آپ کا معدہ کمزور ہے۔ ایسی ثقیل چیز آپ کو ہضم نہیں ہو سکتی۔ پیٹ کا درد اسی وجہ سے ہے۔ آپ ایسی چیزیں نہ کھایا کریں۔ پھر ایک نسخہ لکھ کر اسے دے دیا۔ واپس آگئے۔ جب گھر پر پہنچے تو لڑکا کہنے لگا۔ مجھے اجازت دیجئے اب میں واپس جانا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگے۔ ہیں۔ اتنی جلدی۔ تم تو طب پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ وہ کہنے لگا بس طب میں نے سیکھ لی ہے۔ ذہین آدمی کے لئے تو کوئی دقت ہی نہیں ہوتی۔ وہ کہنے لگے میں نے تو تمہیں ابھی ایک سبق بھی نہیں دیا۔ تم نے طب کہاں سے سیکھ لی۔ وہ کہنے لگا کہ ذہین شخص کو بھلا سبقوں کی کیا ضرورت ہے۔ میں خدا کے فضل سے ذہین ہوں۔ میں نے تمام طب سیکھ لی ہے۔ انہوں نے بہتیرا سمجھایا کہ یہاں رہو اور مجھ سے باقاعدہ طب پڑھو۔ مگر وہ نہ مانا۔ اور واپس آگیا۔ لوگ اسے دیکھ کر بڑے متعجب ہوئے۔ کہنے لگے کہ اتنی جلدی آگئے۔ وہ کہنے لگا ذہین آدمی کے لئے طب سیکھنا کوئی مشکل امر نہیں میں تو جاتے ہی تمام طب سیکھ گیا۔ خیر انہی دنوں کوئی رئیس بیمار ہو گیا اور اس نے اس لڑکے کو علاج کے لئے بلایا۔ یہ گیا۔ نبض دیکھی حالات پوچھے۔ اور پھر کہنے لگا۔ آپ رئیس آدمی ہیں۔ بھلا آپ کو ایسی چیزیں کہاں ہضم ہو سکتی ہیں اچھا بتائیے کیا آپ نے کل گھوڑے کی زین تو نہیں کھائی تھی۔ وہ کہنے لگا کیسی نامعقول باتیں کرتے ہو۔ گھوڑے کی زین بھی کوئی کھا سکتا ہے۔ وہ کہنے لگا آپ مانیں یا نہ مانیں کھائی آپ نے گھوڑے کی زین ہی کھائی ہے۔ نوکروں نے جب یہ دیکھا کہ ہمارے آقا کی ہتک کر رہا ہے تو انہوں نے اسے خوب پیٹا۔ وہ مار کھاتا جائے اور کہتا جائے کہ تشخیص تو میں نے ٹھیک کی ہے۔ اب تم میری بات نہ مانو تو میں کیا کروں۔ آخر انہوں نے پوچھا کہ تیرا اس سے مطلب کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ جس طبیب سے میں نے طب سیکھی ہے وہ ایک دن مجھے ساتھ لے کر ایک مریض دیکھنے گئے۔ میں ان کی حرکات کو خوب تاڑتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ حکیم صاحب نے ادھر ادھر نظر دوڑائی اور چند چنے کے دانے جو چارپائی کے نیچے گرے ہوئے تھے وہ اٹھا لئے اور پہلے تو ان دانوں سے کھیلتے رہے پھر مریض سے کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے چنے کھائے ہیں۔ اور اس نے اقرار کیا کہ واقعہ میں میں نے چنے کھائے۔ میں نے اس سے پہلا سبق لیا کہ جب کسی مریض کو دیکھنے کے لئے جانا پڑے تو جاتے ہی اس کی چارپائی کے نیچے نظر ڈالیں اور جو چیز اس کی چارپائی کے نیچے ہو اس کے متعلق یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کے کھانے سے مریض بیمار ہوا۔ اور میں جب یہاں آیا تو میں نے آتے ہی ان کی چارپائی کے نیچے نظر ڈالی تو مجھے گھوڑے کی زین نظر آئی۔ پس میں سمجھ گیا کہ یہ گھوڑے کی زین کھا کر ہی بیمار ہوئے ہیں۔ اب دیکھو جس چیز کا نام اس نے ذہانت رکھا ہوا تھا۔ وہ ذہانت نہیں تھی بلکہ حماقت اور بے وقوفی تھی۔ اور گو اس مثال پر تم سب ہنس پڑے ہو مگر اس قسم کی بے وقوفیاں تم بھی کرتے رہتے ہو۔ جیسے میں نے بتایا ہے سو میں سے ایک ممکن ہے ذہن ہو لیکن سو میں سے ننانوے یقیناً ذہانت سے عاری ہوتے ہیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

سادگی ایک نعمت ہے

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

اس زمانہ میں لوگ عام طور پر تکلف کی عادت میں بہت مبتلا ہیں۔ اور اس زمانہ کی خصوصیت نہیں۔ جو قوم ترقی کر لیتی ہے اس میں تکلف اپنا دخل کر لیتا ہے۔ دولت' اور مال' اور عزت کے ساتھ ساتھ تکلف بھی ضرور موجود ہوتا ہے۔ اور بڑے آدمی کو کچھ نہ کچھ تکلف سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن جو مزا سادگی کی زندگی میں ہے وہ تکلف میں نہیں اور گو تکلف ظاہر میں خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر اندر سے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ ذوق نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام سے ہیں وہ جو تکلف نہیں کرتے

تکلف کی وجہ سے لاکھوں گھرانے برباد ہو جاتے ہیں۔ اور تصنع اور بناوٹ ہزاروں کی بربادی کا باعث ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ تکلف کے سوا ہماری عزت نہیں ہوتی۔ برابر اس مرض میں مبتلا چلے جاتے ہیں اور کچھ علاج نہیں کرتے۔ بادشاہ اور امراء یہ سمجھتے ہیں کہ اگر تکلف اور بناوٹ سے ہم اپنی خاص شان نہ بنائے رکھیں گے تو ماتحتوں میں بھی ہماری عزت نہ ہو گی۔ وہ اپنے ہم قسموں میں ذلیل ہوں گے۔ اس لئے بہت سے مواقع پر سادگی کو برطرف رکھ کر بناوٹ سے کام لیتے ہیں۔ اور ہزاروں موقعوں پر اپنے مافی الضمیر کو بھی بیان نہیں کر سکتے۔ میں ایک مجلس میں شامل ہوا۔ جہاں بہت سے بڑے بڑے لوگ جمع تھے۔ جو اس وقت ہندوستان میں خاص شہرت رکھتے ہیں اور بعض ان میں سے لیڈران قوم کہلاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ہندو تھے کچھ مسلمان۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو ایک بیرسٹر صاحب نے کہا کہ ایک مدت ہو گئی کہ تکلف کے ہاتھوں میں تکلیف اٹھا رہا ہوں۔ ہر وقت بناوٹ سے اپنے آپ کو سنجیدہ بنائے پڑتا ہے۔ اور بہت سی باتیں کرنے کو دل چاہتا ہے مگر تکلف مانع ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ شان قائم نہیں رہتی۔ مگر اب میں بالکل تنگ آگیا ہوں۔ اس زندگی کا فائدہ ہی کیا ایک دوسرے صاحب بولے کہ بے شک میرا بھی یہی حال ہے۔ اور میں تو اپنی زندگی کو جہنم کا نمونہ پاتا ہوں۔ پھر تو سب نے یہی کہا اور تجویز ہوئی کہ آج کی مجلس میں تکلف چھوڑ دیا جائے۔ اور بے تکلفی سے آپس میں بات چیت کریں۔ اور بناوٹ نزدیک نہ آئے۔ مگر خدا تعالیٰ انسان کو اس سادگی سے بچائے جو اس وقت ظاہر ہوئی۔ اسے دیکھ کر معلوم ہو سکتا تھا کہ آج دنیا کی کیا حالت ہے۔ کیونکہ جس قوم کے لیڈر یہ نمونہ دکھا رہے تھے اس کے عوام نے کیا کمی رکھی ہو گی۔ کلام ایسا فحش کہ شریف آدمی سن نہ سکے۔ مذاق ایسا گندا کہ سلیم الفطرت انسان برداشت نہ کر سکے۔ باتوں سے گذر کر ہاتھوں پر آگئے اور ایک دوسرے کے سر پر چپتیں بھی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعاؤں کی درخواستیں

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں (7- نومبر 1936ء- الفضل):-

حال ہی کا ذکر ہے کہ متفرق اوقات میں مجھے چند آدمی ملے۔ جن کا ذکر کرنا کچھ مناسب سمجھتا ہوں۔

پہلے صاحب فرمانے لگے (سلام و دعا) مزاج شریف۔ میرے لئے دعا ضرور فرمائیے۔ ضرور۔ ضرور۔ بالضرور۔ یاد رکھیں بھول نہ جائیں آج کل کچھ تنگی ہے۔

دوسرے صاحب نے کہا (سلام و دعا) غریبوں کو اپنی آڑے وقت کی دعامیں ضرور یاد رکھیں۔ ہمارے گھر میں کچھ تکالیف ہیں۔

تیسرے صاحب نے فرمایا (سلام و دعا) درد دل کی دعا کی ضرورت ہے۔ امید ہے آپ ضرور ہماری درخواست کو قبولیت دیں گے۔ امسال میرے لڑکے نے امتحان دیا ہے مقابلہ کا۔

چوتھے صاحب بولے۔ (سلام و دعا) بھائی جی مجھے آج کل بڑے ابتلا ہیں اور ہم دعا کے محتاج ہیں۔ بڑے ہی محتاج ہیں۔ فجر سے پہلے کی عبادت کی دعا کی ضرورت ہے۔ سہام اللیل چاہئیں۔ ایک مقدمے میں بے گناہ پھنس گیا ہوں۔

پانچویں صاحب یوں گویا ہوئے (سلام و دعا) امید ہے دعاؤں میں آپ مجھے اور میرے بیوی بچوں کو یاد کرتے ہوں گے۔ خاص دعا درکار ہے۔ آپ سے درخواست ہے ہمارا تو آپ لوگوں پر ہی بھروسہ ہے۔ میں آپ کو بذریعہ خط یاد دہانی کرواتا رہوں گا۔ آج کل گھر کے سب لوگ بیمار ہیں۔

چھٹے صاحب نے کہا (سلام و دعا) ہمارے تو سارے کام دعاؤں سے ہی چلتے ہیں بس آج کل ان کی بڑی خاص ضرورت درپیش ہے۔ خاص کر میرا تو سارا کام دعاؤں سے ہی ہوتا ہے۔ دعاؤں سے بیٹا نصیب ہوا۔ دعاؤں سے مقدمے سے خلاصی ہوئی۔ دعاؤں سے ملازمت ملی۔ ہمارا تو سارا انحصار ہی دعاؤں پر ہے۔ اب فصلوں کو نقصان پہنچ رہا ہے اس کے لئے دعا فرمائیے۔

ساتویں صاحب نے فرمایا (سلام و دعا) دعا ضرور فرمانا۔ دعا۔ درد دل کی دعا۔ یہ کہہ کر آگے چلے گئے۔ مگر پھر پلٹے۔ اور ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے کہ سخت حاجت ہے دعا کی۔ اچھا وعدہ کریں کہ ضرور کریں گے۔ میں آپ کا ہاتھ نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک آپ مجھ سے پکا وعدہ نہیں کرلیں گے۔ آپ کو معلوم ہے میرے ہاں بیٹیاں ہی بیٹیاں ہیں۔ اولاد نرینہ کے لئے توجہ فرمائیں۔ ان ساتوں احباب کا جواب یہ ہے کہ ان کے اس مظاہرے پر اور ان کی وجہ سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں 'ان پر' ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ کہتے ہیں۔

دعا کی حقیقت مگر سب سے پہلے میں اپنی پوزیشن صاف کرنا چاہتا ہوں تاکہ کسی شخص کو دھوکہ نہ لگے۔ دعا ان عظیم الشان نعمتوں میں سے ہے جن سے فیج اعوج نے (-) کو بالکل محروم کر دیا تھا۔ اور پھر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس نعمت سے ہم کو مالا مال کیا۔ دعا ہمارے لئے اس سے زیادہ قوت اور سہارا ہے جتنا ایک چھوٹے بچے کے لئے اس کا رونا اور چیخنا۔ اپنی ماں کو بلانے کے لئے۔ دعا خدا سے ملنے کا' اس پر ایمان لانے اور اس ایمان کو قائم رکھنے کا ایک یقینی وسیلہ ہے۔ دعا اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کو جوش میں لانے کا ایک ذریعے ہے دعا عبادت ہے بلکہ عبادت کا مغز ہے۔ دعا کے بغیر خدا اور بندے کا کوئی تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ دعا ہر مصیبت کی سپر ہوتی ہے۔ اور دعا خدا تعالیٰ کی تمام تقدیروں کو جو خاص تقدیروں کو بھی تڑوا دیتی ہے۔ اگر ہم دعا نہ کریں تو بقول کشف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہم گوں کھانے والی بھیڑوں سے بھی زیادہ خدا کی نظر سے ناپاک اور ذلیل ہوں گے۔

یہ تو ہے دعا اور اس میں داخل ہے ہر قسم کی دعا۔ فجر سے پہلے کی دعا۔ گریہ وزاری کی دعا۔ اضطراب اور تڑپ کی اور جوش کی اور اخلاص کی دعا۔ خاص موقعہ کی دعا۔ دکھے ہوئے دل کی دعا۔ عام مجلسوں کی دعا۔ (عبادت) کی دعا۔ خاص توجہ والی دعا۔ اور بے خاص توجہ کی دعا۔ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعا۔ اور صرف لبوں سے نکلی ہوئی دعا۔ بار بار کی دعا۔ ایک دفعہ کہی ہوئی سرسری دعا۔ دل میں صرف ایک سیکنڈ کے لئے کی ہوئی دعا۔ کبھی بے سمجھی بوجھی دعا۔ جیسے کوئی ان پڑھ پنجابی شخص (عبادت) میں کوئی عربی دعا مانگا کرے۔ یا بے الفاظ کی دعا جیسے کوئی خدا کے آگے ہاتھ جوڑ کر یا عاجزی کے ساتھ صرف سجدہ ہی میں پڑ جائے۔ بغیر اس کے کہ کوئی لفظ بھی منہ سے نکالے۔ غرض دعا ہر رنگ مین دعا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ مضطر کی دعا ہی دعا ہے۔ بلکہ ہمارا تجربہ ہے کہ محض ادھر منہ سے بات نکلی اور ادھر وہ بات قبول۔ یہ نہیں کہ........ عاجزی ہو رہی ہو۔ بیت الدعا یا بیت الذکر میں داخل ہوں۔ اور رو رو کر سخت تضرع اور خشوع و خضوع سے دعا مانگیں تو اسے دعا سمجھیں بلکہ مثال کے طور پر حسب ذیل بھی دعائے مستجاب ہے۔ جس کے پیچھے ان میں سے کوئی بات بھی نہ تھی۔

چند سال کا ذکر ہے کہ ایک دن رات کو بعد مغرب کھانا کھا کر ہم سب حضرت اماں جان کے دسترخوان پر ہی بیٹھے تھے۔ کہ کسی نے کہا اس وقت گنے کھانے کو جی چاہتا ہے۔...... خدا کھلا دے (یعنی وہ گنا جسے پونڈا کہتے ہیں اور پنجابی میں پونا) حضرت اماں جان نے ایک آدمی بازار دوڑا دیا۔ وہ جواب لایا بازار میں کوئی پونڈا نہیں ملا۔ فارم کی طرف کوئی آدمی بھیجا گیا۔ ادھر سے بھی جواب صاف آیا کہ گنے ہیں پونڈے نہیں ہیں۔ خیر جب دونوں تیر خالی گئے تو صبر سے بیٹھ گئے۔ ابھی باتیں کر ہی رہے تھے اور پانچ منٹ فارم والے پیغام بر کو آئے ہوئے نہیں گذرے تھے۔ کہ بیت مبارک کے دروازے سے مکرمی مفتی فضل الرحمان صاحب نے حضرت اماں جان کو یکدم آواز دی کہ اماں جان یہ گنے گورداسپور کے میں لایا ہوں۔ آج وہاں کسی مقدمے پر گیا تھا۔ اور ابھی تانگے پر سیدھا آرہا ہوں۔ یہ کہہ کر ایک پھاندی پونڈوں کی پردہ میں سے دھڑام کر کے اندر پھینک دی۔ یہ کہہ کر وہ تو چلے گئے۔ مگر ان پونڈوں کا عند المطلب غیب سے آجانے کا لطف ہماری ساری پارٹی کو خوب آیا۔ خصوصاً جبکہ وہ اس خاص طرح آئے تھے۔ اور ہر شخص بطور دعوت خداوندی ان کو نہایت شوق سے کھاتا تھا۔ بعض لوگ غلطی سے یہ بھی کہتے تھے کہ کاش کچھ اور چیز اس وقت مانگی جاتی۔ حالانکہ خدا نے ہمیں گنے نہیں کھلائے تھے۔ بلکہ اپنے اسماء سمیع 'مجیب' کلیم 'اور معطی کا جلوہ دکھایا تھا۔ گویا گنوں کے پردہ میں خود کو ظاہر کیا تھا۔ ایسے موقعہ پر یہ کہنا کہ کاش کوئی زیادہ قیمتی چیز مانگتے تو مل جاتی ایک غلطی تھی۔ کیونکہ خود خدا سے بڑھ کر کون سی چیز قیمتی ہو سکتی ہے۔

اب میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنی پوزیشن ایسی واضح کر دی ہے کہ جو بات میں آگے بیان کرنے لگا ہوں۔ اس سے کسی صاحب کو نہ تو میرے عقیدہ دعا کے متعلق دھوکا لگے گا نہ اسے یہ خیال پیدا ہو گا کہ میں (اللہ کی پناہ) خدا کی کسی قسم کی سبکی کرنی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نفسوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

اب آپ ان نقائص کو دیکھئے جو ایسی باتوں یا ان کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

(1) خدا کے فضل کا ذکر ضروری ہے۔ آپ ان ساتوں صاحبان کی تقریر پھر پڑھیں۔ اور دیکھیں کہیں انہوں نے خدا کے فضل کا بھی نام لیا ہے۔ دعا بہرحال بندے کی کوشش اور جدوجہد کا نام ہے۔ اور اگر ہم لوگ رفتہ رفتہ ہر چیز کا انحصار دعاؤں پر ہی رکھ دیں گے۔ اور خدا کے فضل کا لفظی اقرار ہمارے مونہوں سے نکلنا بند ہو جائے گا۔ تو ہم رفتہ رفتہ ایک مشرکانہ رنگ میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ہماری لبوں سے سب سے زیادہ خدا کے فضل کا نام نکلنا چاہئے نہ کہ بندے کی کوششوں کا۔ ہم کو خدا تعالیٰ کے براہ راست رحم پر اس سے زیادہ ایمان اور اس سے زیادہ یقین رکھنا چاہئے جتنا ہم انسان کی تدبیروں پر کرتے ہیں کیونکہ دعا گو وہ روحانی چیز ہو بہرحال ایک انسانی تدبیر ہے۔ پس ہرگز یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میرے ہاں دعاؤں سے بیٹا ہوا۔ یا میں دعاؤں سے نوکر ہوا۔ یا میں دعاؤں سے صحت یاب ہوا بلکہ پہلے یہ اقرار کرنا چاہئے کہ خدا کے فضل سے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعا سے یہ بیٹا ہوا۔ اور خدا کے فضل سے اور حضرت امام جماعت کی دعاؤں سے مجھے صحت ہوئی۔ پس یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ کے اپنے فضل و کرم کو رفتہ رفتہ بھول جاؤ اور سارا انحصار انسانی کوششوں پر بیان کرنے لگو۔ اور آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ کا نام اس کی نعمتوں سے الگ ہو جائے۔ بے شک دعاؤں کا بھی صاف نام لو اور بڑے زور سے لو۔ مگر فضل کرنے والی ذات کی طرف سے توجہ نہ پھرے۔ میں الفضل میں درخواست دعا کے کالم کو التزاماً دیکھتا ہوں اور یہ بات خصوصاً دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ اس بات کو کس رنگ میں لیتے ہیں۔ مگر سالہا سال میں شائد ایک دفعہ بھی یہ نہیں دیکھا کہ جہاں دعا سے اولاد ہونے کا ذکر ہو وہاں اللہ میاں کا بھی کوئی حصہ نمایاں طور پر اس میں ظاہر کیا گیا ہو۔ پس احتیاط لازم ہے۔

(2) درخواست دعا میں دعا کے لئے اپنے بھائیوں سے درخواست کرنے کو بہت اچھا سمجھتا ہوں۔ اس سے آپس میں تعلق بڑھتا ہے اور قربانی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے کیونکہ دعا بعض اوقات قربانی کی کیفیت کو چاہتی ہے۔ اور جو لوگ سرسری اسی وقت جواب میں دعا کر دیتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ اللہ فضل کرے۔ وہ بھی جائز ہے۔ اور ایسی دعائیں بھی منظور ہوتی رہتی ہیں۔ نیز بار بار ذکر دعا سے دعا کا خیال مردوں کو عورتوں کو اور بچوں کو اتنا ہو جاتا ہے کہ دعا ایک قومی شعار بن جاتی ہے۔ مگر پھر بھی بعض لوگوں کا طرز ادا یا طرز درخواست ایسی ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ مثلاً یہی کہ ہاتھ پکڑ کر وعدے لینے لگے۔ یا کوئی فجر سے پہلے کی عبادت کرتا ہو یا نہ کرتا ہو اسے بار بار یہ کہنا کہ بھائی صاحب ہمیں فجر سے پہلے کی عبادت کی دعائیں درکار ہیں۔ یا درد دل کے مقدس لفظ کو اس طرح گلیوں اور بازاروں میں پکار کر کہنا کم از کم میرے لئے تو ناقابل برداشت ہے۔ پس اپنے الفاظ کو درست طور پر پیش کرو۔ نہ ایسے طور پر کہ حقارت اور بے ہودگی پیدا ہو اور پیچھے پڑنا تو خواہ مخواہ اگلے کو بھی شرمندہ کرنا ہے۔ شائد کوئی قرض خواہ اپنے قرض داروں کو بر سر بازار اتنا ذلیل نہیں کرتا ہو گا جتنا کسی حساس کا ایسے الفاظ دکانوں پر یا بازاروں میں سننا۔ اس سے بہتر تھا کہ وہ صاحب زیادہ ثقاہت سے کام لیتے اور ایسی حرکتیں نہ کرتے۔

(3) اعلیٰ مقصد کے لئے دعا آپ پھر ان سات شخصوں کی دعا کی درخواستوں کو

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل قادیان 5- اکتوبر 1936ء

ہماری تاریخ

الفضل مورخہ 5- اکتوبر 1936ء میں بابو محمد اسماعیل صاحب معتبر کی الوداعی پارٹی کی رپورٹ شیخ نور احمد صاحب کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ لکھا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ گنج (لاہور) نے بابو محمد اسماعیل صاحب معتبر کی سرگرم خدمات سلسلہ احمدیہ کے اعتراف میں دعوت چائے دی۔ جس میں ستر کے قریب احمدی اور غیر از جماعت احباب شریک ہوئے۔ صوفی رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت کی صدارت میں خاکسار نے مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھ کر سنایا۔

اخینا محترم۔(سلام ودعا)

آج ہم آپ کی جدائی کے تصور سے اپنے قلوب کو حزیں پاتے ہوئے اپنے جذبات مغمومہ جن کے نیچے آپ کی ذات کی محبت موجزن ہے اس وقت پیش کرنا چاہتے ہیں۔ واجب التکریم برادر! آخر وہ کیا چیز ہے جس نے ہمارے درمیان غیر منقطع تعلق اور نہ ٹوٹنے والا رشتہ اور جذبات محبت پیدا کر دئے ہیں۔ یقیناً وہ نعمت سماوی اور فضل رحمانی حقیقی دین حق یعنی احمدیت ہے جس کے ظہور نے اقوام متفرقہ پراگندہ کو صلح واتحاد کا عملی پیغام دیا۔ جیسا کہ خالق حقیقی نے خود اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کہ تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔ پس یہ نعمائے الہیہ اور منن الرحمانیہ کی برکت اور انہی تجلیات روحانیہ کی جو قادیان کے برگزیدہ انسان (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) پر نازل ہوئیں کا اثر ہے۔ کہ ہم میں صحیح اخوت اور ہمدردی بنی نوع انسان کامل طور پر پیدا ہو گئی۔

اخینا! آپ کی تعظیم مختلف رنگوں میں ہم پر واجب ہے آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے ہیں آپ حضرت امام جماعت الاول (ہماری دلی دعائیں ان کے لئے) کے درس وصحبت سے مشرف ہیں نیز اب حضرت امام جماعت الثانی کے احکام کی دیوانہ وار تعمیل کرنے اور کرانے والے اور حضرت صاحب کے ارشادات میں سبقت حاصل کرنے والوں میں سے ہیں۔ آپ نے یہاں کے چار سالہ قیام میں اپنے آپ کو قابل رشک احمدی ثابت کیا اور احباب جماعت کی خیر اندیشی اور محبت میں آپ کا سرشار رہنا اور آپ میں دینِ حق کا صحیح طور پر جذبۂ عشق کا پایا جانا، حضرت امام جماعت الثانی کے اس حقیقت افروز کلام کے عین مطابق ہے۔

خیر اندیشِ احباب رہے مدِّ نظر
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمام نہ ہو
دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں (-) کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

ہمارے ہر دلعزیز بھائی! آپ نے دینی و دنیوی تعلقات، اخلاق حسنہ اور اطوار سالکانہ سے اپنے آپ کو اسم بامسمّٰی ثابت کیا۔ غرضیکہ اپنے گونا گوں خصائص حمیدہ سے اپنے آپ کو حقیقی معتبر ثابت کیا۔ اور ہم میں آپ نے ریاض احمدیت کے خوشبودار پھول کی طرح ایام بسر کئے ہیں۔

اور آپ نے

منہ دل در تنعم ہائے دنیا گر خدا خواہی
کہ می خواہد نگارِ من تہی دستانِ عشرت را

کے مطابق دنیوی آسائشوں فانی شان وشوکت سے ہمیشہ اجتناب اور بے نیازی اختیار کی۔ آپ کا اثر محبت کالنقش فی الحجر ہمارے قلوب سے نہیں مٹ سکتا۔ بالآخر ہم تحیہ ودعا کے ساتھ آپ کو الوداع کہتے ہیں اور ایک مصلّے اور حمائل شریف کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ ہماری ترقی کے لئے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سحاب رحمت کا سایہ رکھے۔ اور آپ کے لئے اور زیادہ ترقیات کے ذرائع مہیا کرے۔

ہم ہیں آپ کے بھائی
ممبران جماعت احمدیہ گنج لاہور

جواب میں بابو محمد اسماعیل صاحب معتبر نے فرمایا:-

جو باتیں آپ نے میری نسبت کہی ہیں۔ میں ان کا تہہ دل سے شاکر ہوں اور جو باتیں آپ نے میرے واسطے پیش کی ہیں وہ اپنے لئے بھی پسند کریں اور وہی نمونہ اپنے اندر پیدا کریں۔

برادران! ہماری زندگی کا مقصد احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ ہم ہر طرح کی قربانیوں کی خاطر تیار رہیں۔ دنیا کا لالچ بے فائدہ چیز ہے۔ اس لئے دین کی خاطر عشرت کو نثار کر دینا چاہئے۔ بالآخر میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ دوسرے مالی مطالبات کے علاوہ تحریک جدید کے مطالبات میں بڑھ کر حصہ لیں۔ بقایا جات کی ادائیگی کے لئے پوری توجہ درکار ہے آخر میں پھر شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ میری آئندہ ترقی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

خاکسار
شیخ نور احمد

بقیہ صفحہ 4

پڑھیں۔ آپ حیران ہوں گے۔ کہ کسی ایک نے بھی نیکی، تقویٰ، آخرت، بہشتی مقبرہ کی نعمت، معرفت، علم کلام الٰہی، خدا تعالیٰ سے تعلق، اور محبت اور رضا کے لئے یا دنیا کی ہدایت اور اشاعت احمدیت کی دعا کے لئے کہا ہو۔ اگر زیادہ وضاحت چاہتے ہیں تو پھر الفضل کے دعا کے کالموں کو دیکھ لیں۔ اور اپنی حالت پر روئیں۔ کہ سوا دنیا کے اور سخت ذلیل چیزوں کے عموماً لوگ کسی اعلیٰ مقصد کے لئے دعا نہیں کراتے۔ نہ غالباً خود کرتے ہوں گے۔ میں دنیاوی دعا سے منع نہیں کرتا کراؤ اور ضرور کراؤ۔ مگر تمہارا خدا تو وہ ہے جس نے تمہیں یہ کہا ہے کہ جو صرف دنیا کے فائدہ سے مانگتا ہے اسے کہہ دو کہ ہمارے پاس دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے موجود ہیں دونوں کیوں نہیں مانگتا۔ پس میں خدا تعالیٰ کا یہ پیغام تمہیں سنا دیتا ہوں کہ تمہارے خدا کے پاس دونوں نعمتیں ہیں اور دنیاوی چیزوں کی دعا کے وقت آخرت کی کوئی چیز ضرور بالضرور شامل کر لیا کرو۔ اور پہلے اسی کا نام لیا کرو۔ ورنہ سخت دنیا دار ٹھہرو گے۔ پھر کس منہ سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے کہلا سکو گے۔

(اس کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ دعا کے سلسلے میں درخواست کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی شکایت کا انداز نہیں ہونا چاہئے۔ اور امام جماعت وقت سے دعا کی درخواست کرنی چاہئے)

آپ فرماتے ہیں:-

سب سے بڑا خطرہ جس کا احساس مجھے ہونے لگا ہے وہ یہ ہے کہ جب ایسے دعا کے طالبوں کو میں یہ کہتا ہوں کہ دیکھو حضرت امام جماعت جو ہمارے سردار ہیں۔ ان سے دعا کراؤ۔ ان کا رتبہ خدا نے اتنا بلند کیا ہے کہ بسبب حسن واحسان میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مظہر ہونے کے اور بسبب ان کی جانشین ہونے کے وہی حق رکھتے ہیں کہ لوگ ان کی طرف بار بار اور ہر مصیبت اور تکلیف میں دعا کی درخواست کریں۔ کیونکہ دعا دراصل (-) کا امتیازی نشان یا معجزہ ہے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیشہ دعا کے مقابلہ اور کثرت قبولت دعا کا چیلنج بار بار دیا ہے۔ پس اس نشان کی قدر کرو۔ ہمیشہ حضرت صاحب سے دعا کرایا کرو۔ اس پر جو جواب مجھے ملتے ہیں وہ چونکا دینے والے ہیں اور وہ عموماً ایسے رنگ کے ہوتے ہیں کہ ہاں آپ نے واقعی یہ درست فرمایا مگر دیکھو کہ حضرت صاحب کو اتنے رقعے پڑھنے کی فرصت کہاں۔ اتنی بڑی جماعت ہو گئی ہے کہ حضرت صاحب کو کیا پتہ کہ ہم کون ہے۔ غریبوں کو بڑے آدمی پہنچانتے بھی کہاں ہیں۔ اور پھر ان کو دن رات امامت کے کام ہوئے انہیں فرصت کہاں ملتی ہے۔ جو ہم جیسے حقیروں کی طرف توجہ کریں۔ میر صاحب فرماتے ہیں یہ جواب جھوٹ اور سفید جھوٹ اور خطرناک جھوٹ ہے۔ حضرت امام جماعت ہر خط اور ہر رقعہ پڑھتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ اس کا مضمون یاد رکھتے ہیں اور ہر شخص کو دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اور باوجود دن رات کام میں مصروف ہونے کے حقیر سے حقیر شخص کی طرف پوری توجہ کرتے ہیں۔ اور بارہا انہوں نے اس جھوٹ کی علی الاعلان مجلسوں کے موقعوں پر تردید فرمائی ہے کہ بعض لوگ ہیں پھر وہی بات رٹے جاتے ہیں۔

(اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اپنے لئے آپ بھی دعا کرو۔ اور کہ قبولیت دعا کو حضرت امام جماعت کی طرف منسوب کرو۔ اس مضمون کے آخیر پر آپ فرماتے ہیں۔

دعا فروشوں سے خطاب اب میرا روئے سخن بعض ان دوستوں کی طرف ہے جو گو نیک ہیں اور نیک نیت بھی ہیں۔ مگر کسی غلطی کی وجہ سے انہوں نے ایک گوناں دعا فروشی کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ میں اس کے متعلق کوئی تفصیل نہیں دوں گا۔ صرف یہ عرض کروں گا کہ یہ کام مکروہ ہے۔ بے شک وہ دعا کریں مگر اس کا معاوضہ کچھ کہہ کر نہ طلب کریں۔ کیونکہ اس سے دعا کی برکت اور عظمت اور اصل قدر کم ہو جاتی ہے۔ اور دنیا کی دیگر ادنیٰ اشیاء کی طرح ایک معمولی حیثیت کی قابل خرید وفروخت چیز رہ جاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر دعا سے پہلے کسی نذرانے کا سوال قطعاً نہ آئے تو پھر بھی اتنا ہی یا اس سے بڑھ کر نذرانہ پہنچے گا اور توحید وتوکل کا درجہ اور بلند ہو گا۔ اور لوگوں کی اعتقادی حالت زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ اور روحانی فضاء اور زیادہ صاف ہو جائے گی۔ اور عوام الناس دعا کرانے والوں کی توجہ مرکز امامت کی طرف زیادہ رہے گی اور بس۔ میں تو صرف اصلاح چاہتا ہوں۔ جتنی بھی ہو سکتی ہے اور توفیق اللہ ہی دینے والا ہے۔

میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اسی حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہو گی کہ ہم صراط مستقیم پر چلیں اور (-) (کلام الٰہی) کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بنا دیں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں نہ صرف قال سے۔ اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہو گا۔

لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کے نافرمان اور اس سے قطع تعلق کر چکے ہیں تو ہماری ہلاکت کے لئے کسی کو منصوبہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی مخالفت کی حاجت نہیں۔ وہ سب سے پہلے خود ہم کو ہلاک کر دے گا۔

ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر چلی آئی ہے۔ جب بنی اسرائیل نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی اختیار کی اور اس نے گناہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس قوم کو ہلاک کیا، حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر ان میں موجود تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ سے سخت بیزار اور متنفر ہے۔ وہ کبھی پسند نہیں کر سکتا کہ ایک شخص بغاوت کرے اور اس کو سزا نہ دی جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 146)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کابل پر طالبان کا حملہ

بالاخر طالبان نے کابل پر حملہ کر دیا ہے جس کے بارے میں کئی دنوں سے چرچا جاری تھا طالبان نے چند ہفتے قبل افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کو الٹی میٹم دیا تھا کہ وہ افغانستان کی صدارت چھوڑ دیں ورنہ کابل پر شدید حملہ کیا جائے گا۔ صدر ربانی نے طالبان کا مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا اور طالبان سے مقابلے کی ٹھانی ہے۔

اب ایک طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ پاکستان امریکہ کے تعاون سے طالبان کی سرپرستی کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف ایران اور بھارت کے بارے میں خبر ہے کہ انہوں نے طالبان کے کابل پر حملے کا الزام پاکستان پر عائد کیا ہے۔ اس سے قبل یہ اطلاعات ملی تھیں کہ بھارت کی فوج افغانستان کی مدد کو آچکی ہیں۔

ایران کی طرف سے افغانستان کی طرف جھکاؤ کی وجہ یہ ہے کہ ایران نے خود کہا ہے کہ پاکستان وسط ایشیا کا راستہ ایران کے ذریعے اختیار کرنے کی بجائے افغانستان کے ذریعے اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اس مقصد کے لئے افغانستان میں امن اور اپنی مرضی کی حکومت چاہتا ہے۔

طالبان نے کابل پر جو حملہ کیا ہے اس میں ایک اہم حصہ عبدالرشید دوستم کی افواج کا بھی ہے۔ حزب اسلامی کے گلبدین حکمت یار تادم تحریر جنگ میں نہیں کودے۔ تاہم ان کی حمایت طالبان کے لئے ہے۔ طالبان کی کامیابی کی صورت میں کیا صورت حال بنے گی اس کا نقشہ زیادہ واضح نہیں ہے اگرچہ یہ کہا گیا ہے ایک عبوری حکومت بہرحال بنائی جائے گی جو مستقبل کی مستقل حکومت کی راہ ہموار کرے گی۔

طالبان نے کابل انتظامیہ پر بھرپور حملہ کر کے اگلے جنوبی نواحی علاقوں میں شدید لڑائی برپا کر دی ہے وہ چغمان کے علاقہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ علاقہ کابل سے 15 کلو میٹر دور ہے اس کے علاوہ طالبان نے کابل کے مغرب میں قلعہ حیدر زمان پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ یہ جگہ صدر ربانی کے حامی عبدالرسول سیاف کا ہیڈ کوارٹر تھی۔ طالبان نے چہل ستون کے علاقے میں پیش قدمی شروع کر رکھی ہے۔ طالبان نے ہرات میں صدر ربانی کی افواج کے کسی بھی علاقے پر قبضے کی تردید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ہرات پر ان کا بدستور کنٹرول ہے۔

کابل پر حملے کے تیسرے دن کابل سے 12 کلو میٹر دور رشکور چھاؤنی اور جنوبی علاقے پر طالبان نے مکمل قبضہ کر لیا ہے۔

صدر ربانی کی افواج نے طالبان کے شہر میں داخلے سے روکنے کے لئے ان پر گولہ باری شروع کی ہے۔ لڑائی میں دونوں اطراف سے راکٹوں اور ٹینکوں کا آزادانہ استعمال کیا جا رہا ہے۔

افغان پناہ گزینوں کی ایک بڑی تعداد شمال کی طرف جا رہی ہے۔ جبکہ شمال پر ابھی تک امن ہے۔

○○○

بوسنیا میں جنگ بندی اور لڑائی

بوسنیا میں جنگ بندی کا اعلان ہوئے تین روز گزر جانے کے بعد بھی ابھی تک جنوب مغرب میں جنگ جاری ہے۔ سرب فوجیں ان علاقوں کو واپس لینے کی سرتوڑ کوششیں کر رہی ہیں جو مسلمان اور کروٹ افواج نے جنگ بندی سے تھوڑا عرصہ پہلے اپنے قبضے میں لئے تھے۔

دوسری طرف سفارتی ذرائع کے تحت امن کا عمل بھی جاری ہے سرائیوو میں زندگی کی گہما گہمی لوٹ آئی ہے۔ امدادی قافلے بھی آ رہے ہیں۔

عراقی تیل بدستور پابندی کی زد میں

عراق کا تیل عراق کے کویت پر حملے سے قبل اس کی معیشت کا بہت بڑا سہارا تھا۔ عراق کے کویت پر حملے اور اسے اپنے قبضے میں کرنے کی پاداش میں اقوام متحدہ نے امریکہ اور مغربی ملکوں کے اشارے پر 1990ء میں عراق پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دی تھیں جو اب پانچویں سال میں داخل ہو چکی ہیں۔ اس کے تحت عراق پر پابندی ہے کہ وہ اپنا تیل کسی ملک کو فروخت نہیں کر سکتا گویا کہ اس کی معیشت پر کاری ضرب لگائی گئی ہے۔

خیال کیا جا رہا تھا کہ شاید یہ پابندی اگر کلی نہیں تو جزوی طور پر اٹھالی جائے۔ اور عراق کو اپنا کسی قدر تیل بیچنے کی اجازت دے دی جائے۔ اگرچہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ اس متوقع رقم میں سے ایک بڑا حصہ عراق کو جنگ کے تاوان کے طور پر ادا کرنا ہو گا۔

لیکن اب یہ کہا گیا ہے کم از کم ایک اور سال تک عراق کے تیل کی بیرونی منڈیوں تک رسائی نہ ہو گی اس کی وجہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی ایک تازہ ترین ٹیم کے سربراہ نے اقوام متحدہ کو رپورٹ دی ہے کہ عراق اسلحہ کے بارے میں بعض تفاصیل اب بھی چھپا رہا ہے۔

امریکی نمائندہ برائے اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا کہ عراق کے تیل پر پابندی کا سلسلہ محض چند ہفتے یا چند مہینے تک جاری نہیں رہے گا بلکہ اس میں ایک سال تک توسیع ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بات بھی یقینی نہیں کہ عراق ایک سال کے اندر اندر اپنا اعتماد بحال کرانے میں کامیاب ہو جائے۔

دراصل امریکہ اور مغربی طاقتیں کئی دفعہ اشاروں کنایوں میں اور کئی دفعہ صاف صاف کہہ چکی ہیں کہ جب تک عراق کی حکومت صدر صدام کے ہاتھ میں ہے اس پر سے پابندیاں ہٹنے کی امید کم ہی ہے۔

امریکی نمائندہ مسز میڈیلین البرائیٹ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے نمائندے کی حالیہ رپورٹ حیران کن ہے عراق نے اقوام متحدہ کے اہلکاروں کو جتنا دھوکے میں رکھا ہے اور جتنا جھوٹ بولا ہے اس حد تک جانے کی کسی کو بھی امید نہیں تھی۔ اس صورت حال میں یہ امید کرنا کہ عراق اسلحہ کی تیاری اور وسیع پیمانے پر ہلاکت پھیلانے والے ہتھیار تیار کرنے سے باز آ جائے گا، محض خوش فہمی ہے۔

اقوام متحدہ کی پابندیوں پر نظر ثانی کا عمل ہر دو ماہ بعد ہوتا ہے اور اب یہ نومبر میں ہو گا۔ تاہم امریکی عہدیداروں کا کہنا ہے کہ جب تک عراق ان شرائط کی پوری پوری پابندی نہیں کرتا جو اس پر لاگو کی گئی ہیں اس وقت تک پابندیاں ہٹانے کے بارے میں کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

○○○

سربوں کے خلاف جنگی جرائم کی تحقیقات

اقوام متحدہ کے جنگی جرائم کی تحقیقات کے ایک ٹربیونل نے جمعہ کے روز اپنی سماعت جاری رکھی۔ جس میں بوسنین مسلمانوں نے بتایا کہ کس طرح ایک سرب کمانڈر کے ہاتھوں دنیا ان کے لئے جہنم بنا دی گئی تھی۔

پانچ روزہ سماعت کے دوران بوسنین سرب جس کو ڈریگن یعنی اژدہا کہا گیا ہے ڈریگن نکولک کے خلاف پندرہ شہادتیں پیش کی گئیں جن میں بتایا گیا ہے کہ 1992ء میں ایک مسلم قید خانے میں جو بوسنیا کے شمال مشرق میں واقع ہے کس طرح سے اس کمانڈر نے مسلمانوں کو قتل کیا اور ان کو شدید اذیتیں پہنچائیں۔

ایک کے بعد دوسرے گواہ نے بتایا کہ نکولک نے انہیں کہا کہ وہ خدا ہے۔ اور کیمپ کمانڈر کے طور پر اس نے قتل و غارت اور عورتوں کی آبروریزی کا بازار گرم کر رکھا تھا۔

نکولک بوسنیا میں سربوں کے زیر قبضے علاقے میں کہیں چھپا ہوا ہے۔ اس کے خلاف استغاثہ نے الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ نکولک نے جو جرائم کئے ہیں ان کی دنیا میں کہیں بھی اور کسی بھی جگہ اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور ان جرائم کے مرتکب شخص کو انصاف کے انتقام سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

استغاثہ نے الزام لگایا کہ سربوں کی انتظامیہ راڈووان کراڈزک کی قیادت میں نکولک کو چھپائے ہوئے ہے۔

امید ہے کہ اگلے ہفتے کرائم ٹربیونل ان الزامات کی تصدیق کر کے نکولک کے عالمی گرفتاری کے وارنٹ جاری کرے گا۔ جس کے تحت اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک پر یہ فرض ہو گا کہ وہ نکولک کو گرفتار کر کے اسے مقدمے کی سماعت کے لئے پیش کریں۔

○○○

تعارف

النحل

مجلس انصار اللہ امریکہ کی طرف سے شائع کئے جانے والے النحل کا موسم گرما 1995ء کا شمارہ موصول ہوا ہے۔ اس کے بائیں طرف ٹائٹل پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شبیہ ہے اور دائیں طرف حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک گروپ فوٹو ہے۔ اس کے پہلے مضمون کا عنوان ہے Repentence۔ جس میں مختلف ارشادات پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مضمون کا ترجمہ جو ڈاکٹر رشید سید اعظم قائد تربیت ملک انصار اللہ امریکہ نے کیا ہے' شامل اشاعت ہے۔ قصیدے کے چند اشعار بھی دیئے گئے ہیں اور علی مرتضیٰ نیویارک نے اپنے احمدیت میں داخل ہونے کی کہانی بیان کی ہے۔ قارئین کے خطوط کے کام میں عبدالرحیم کولاڈے واشنگٹن۔ ڈی۔ سی۔ کا خط شائع کیا گیا ہے۔

احمدیہ جماعت میں امامت کا جو تصور ہے اسے نصیر (ناصر) ایم۔ ملک ڈائریکٹ نے مختصر طور پر پیش کیا ہے۔ اس کے بعد "سب سے بڑی نعمت" کے عنوان پر سہیل۔ زیڈ۔ حسین کا ایک تفصیلی مضمون ہے۔ مجید اے۔ میاں نے "خاموش یاد دہانیاں" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر فرمایا ہے۔ جس کے بعد کچھ اعلانات پیش کئے گئے ہیں۔

یہ شمارہ 'النحل کے ہر شمارے کی طرح' آرٹ پیپر پر نہایت خوبصورت پیپر کور کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ ہم اپنی طرف سے اس پرچے کی تدوین طباعت اور اشاعت میں حصہ لینے والوں کو دلی مبارک دیتے ہیں۔

(ن ۔ س)

دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو۔ کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم تحریک جدید

27- اکتوبر 95ء بروز جمعہ

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ "یوم تحریک جدید" مورخہ 27- اکتوبر 1995ء بروز جمعہ منایا جائے- جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے-

اس موقعہ پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرکے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں-

خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے-

اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے جن کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں-

الف **بیعتیں** جلسہ سالانہ لندن 1995ء پر ڈش انٹینا کے ذریعہ عالمی بیعت کے موقع پر 96 ممالک کی 162 قوموں کے 120 زبانیں بولنے والے آٹھ لاکھ پینتالیس ہزار دو سو چورانوے (8'45'294) افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی-

ب- **نئی جماعتوں کا قیام** جولائی 1995ء تک 148 ممالک میں احمدیت کا قیام ہوچکا ہے- اور 2259 نئی جماعتیں قائم ہوئیں ہیں-

ج- **بیوت الذکر** جولائی 1995ء تک 762 نئی بیوت الذکر تعمیر کرنے کا شرف حاصل ہوا- جو بیوت نومبائعین کے ساتھ ملی ہیں ان کی تعداد 691 ہے-

د- **تراجم** 52 زبانوں میں کلام الٰہی کے تراجم مکمل ہوچکے ہیں اور 63 زبانوں میں تراجم کا کام جاری ہے-

ر- **نصرت جہاں سکیم** (i) 10 افریقی ممالک میں 30 ہسپتال اور 28 ڈاکٹر کام کررہے ہیں-
(ii) افریقہ کے 8 ممالک میں اس وقت 349 سکول کام کررہے ہیں-

ڑ- **دعوت الی اللہ** دعوت الی اللہ کے مراکز کی کل تعداد 525 ہے- اور مرکزی مربیان و معلمین کی تعداد 821 ہے-

ز- **احمدیہ ٹیلی ویژن کا قیام** احمدیہ ٹی وی کا اجراء اور اس کے ذریعہ حضرت امام جماعت الرابع کا خطاب اور دیگر پروگرام چار براعظموں میں روزانہ ٹیلی کاسٹ کیا جانا بہت بڑا انعام ہے-

اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے-

1- احباب سادہ زندگی بسر کریں- لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کی جائے-

2- مطالبات وقف اولاد و وقف زندگی

(i) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے پیش کریں-

(ii) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں-

(iii) رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں-

3- اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں-

4- جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں

5- عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں-

6- راستہ کی صفائی کا خیال رکھیں-

7- قومی دیانت کا قیام کریں-

8- مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کریں-

آپ سے درخواست کہ "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں- اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے- آمین-

مکرم مربی صاحب / معلم صاحب سلسلہ احمدیہ یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے آپ سے تعاون کی درخواست ہے-

(وکیل الدیوان تحریک جدید- ربوہ)

ایک ضروری درخواست

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں-

والد محترم حضرت مرزا محمد حسین صاحب ابن محترم حضرت مولوی اسماعیل صاحب ترگڑی والے (رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اور اسی طرح ہماری والدہ صاحبہ محترمہ جوامتہ الحفیظ پٹھانی صاحبہ کے نام سے معروف تھیں کے حالات زندگی اور ان کی سیرۃ کے واقعات جمع کرنے مقصود ہیں-

جماعت کے متعدد احباب وخواتین ان دونوں بزرگوں سے متعارف ہیں اسی طرح بعض احباب ہمارے دادا جان جو پنجابی کی مشہور منظوم تصنیف کی وجہ سے جماعت میں بہت معروف ہیں کو بھی جانتے ہوں گے اور بعض احباب ہمارے ناناجان محترم حضرت مولوی سید غلام محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جو کہ از شاگردان حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب (قربان راہ حق) کابل تھے سے بھی واقف ہوں گے- نیز ہمارے تایا جان محترم حضرت ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کو جاننے والے بھی متعدد احباب بفضلہ تعالیٰ موجود ہیں- جملہ احباب سے مودبانہ درخواست ہے کہ اگر کسی کو ہمارے ان بزرگوں میں سے کسی ایک کے متعلق کوئی حالات یا ان کی سیرۃ کا کوئی پہلو یا ان کی کسی دعا کی قبولیت کا کوئی واقعہ معلوم ہو تو وہ اس پر ایک نوٹ تحریر فرما کر خاکسار کو ارسال فرمادیں- خاکسار ان کا بے حد ممنون ہوگا۔

مرزا نصیر احمد

5-A تحریک جدید کوارٹرز- ربوہ

Rabwah-35460

یورپ یا انگلستان وغیرہ سے کوئی دوست لکھنا چاہیں تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا سکتے ہیں-

Mr. N. A. Mirza 46- Victoria St., Gillingham - Kent ME7 U.K.

پاکستان فل برائٹ

ریسرچ ایوارڈ برائے سال

96-97

○ وہ سکالرز جو امریکہ کے کسی تعلیمی یا تحقیقی ادارے میں تحقیق کرنے کے خواہش مند ہوں- ان سے U.S ایجوکیشن فاؤنڈیشن پاکستان نے فل برائٹ ریسرچ ایوارڈ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- درخواست دھندہ کے لئے کسی بھی پاکستانی تعلیمی یا تحقیقی ادارے کے فل ٹائم ممبر ہونا اور Ph.D ہونا ضروری ہے- درخواست دھندہ کی عمر 52 سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے- ہر لحاظ سے مکمل درخواست 95-11-16 تک موصول ہونا ضروری ہے- دیگر تفصیلی معلومات ذیل میں دئے گئے ایڈریس سے حاصل کی جاسکتی ہیں-

U.S. Educational Foundation
in Pakistan
No.2, Street 84, Ata Turk Avenue
G 6/4, P.O.Box 1128
Islamabad.

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "Nation" 95-10-18 ملاحظہ فرماویں-

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

مامورین کا کام ہوتا ہے- یا جو خدا کی طرف سے (کلام) پانے والے ہیں- اور لوگوں کی ہدایت کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں ان کی نقل کرنا بے وقوفی ہے- ایک ضرب المثل ہے "ایاز قدر خود بشناس" ایاز آخر ایاز تھا اور محمود محمود- غلام اور آقا میں بڑا فرق ہے- اب غلام اگر کہے کہ میں آگے بڑھوں یا کم از کم اس طرح کروں جس طرح آقا کرتا ہے- تو یہ اس کی گستاخی ہے- مامورین کو جو درجے حاصل ہیں وہ ہر ایک کو نہیں- ان کی ہتک ہے کہ ایک شخص اس رنگ میں ان کی نقل اتارنا شروع کردے- ان کی نقل کرنے کی اور بہت سی باتیں ہیں- ان کے اخلاق ہیں ان میں ان کی نقل کرنی چاہئے- جو فیصلے وہ خدا کے (کلام) کے ماتحت کرتے ہیں یا جو فیصلے وہ اپنی میجسٹریل پاور کے ساتھ کرتے ہیں- اور اس کے لئے جو الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ ان کے لئے ہی مخصوص ہوتے ہیں- دوسروں کا کام نہیں کہ ان کو اختیار کریں- ہر ایک آدمی مخلص نہیں- وہ جب اس قسم کی باتوں کو سنتا ہے- تو ٹھٹھا کرتا ہے- دیکھو ایک مجسٹریٹ اگر کسی کو چور کہتا ہے- تو اسے کوئی کچھ نہیں کہتا- لیکن کوئی دوسرا آدمی ایسا نہیں کہہ سکتا- اور اگر تو لوگ اسے دیوانہ سمجھتے ہیں کہ یہ کون ہے جو اس کو چور کہتا ہے اس میں شک نہیں کہ اس بات سے ہر شخص یہ سمجھے گا کہ چور کی چوری کو ظاہر کرتا ہے-

(از خطبہ 21- مئی 1926ء)

بقیہ صفحہ 3

رسید ہونی شروع لگیں- کچھ میوے کھا رہے تھے اس کی گٹھلیوں کی وہ بوچھاڑ شروع ہوئی کہ الامان- میں نے تو سمجھا کہ اس گولہ باری میں خیر نہیں- ایک کونے میں ہو کر بیٹھ گیا- اور جب یہ سادگی ختم ہوئی تو میری جان میں جان آئی- کہ آنکھ ناک سلامت رہ گئے- جو نمونہ سادگی اس مجلس کے ممبران نے دکھایا جو ہندو مسلمان دونوں قوموں میں سے تھے اس سے تو ان کے تکلف کو میں لوگوں کے لئے ہزار درجہ بہتر سمجھتا ہوں مگر اس سے یہ معلوم ہوا کہ وہ تکلف خود ان لوگوں کے لئے وبال جان ہو رہا تھا- اور ہے- درحقیقت اپنی جھوٹی عظمت اور عزت قائم کرنے کے لئے لوگوں کے سامنے سنجیدہ بنے رہتے ہیں- اور ایسے بنے ٹھنے رہتے ہیں کہ اپنے حقیقی جذبات کو چھپانے اور اپنے جسم کو حد سے زیادہ مشقت میں ڈالنے کی وجہ سے ان کے دل مردہ ہو گئے اور زندگی ان کے لئے تلخ ہوگئی-

امراء کے مقابلہ میں دوسرا گروہ علماء اور صوفیاء کا ہے جو دین کے ستون سمجھتے جاتے ہیں- یہ بھی تکلفات میں مبتلا ہیں- اور انہیں بھی اپنی عزت کے قائم رکھنے کے لئے تکلف سے کام لینا پڑتا ہے- اپنی چال میں اپنی گفتگو میں اپنے اٹھنے بیٹھنے میں- اپنے پہننے میں اپنے کھانے میں ہربات میں تکلفات سے کام لیتے ہیں اور انہیں یقین ہے کہ اسی سے ہمارا تقدس ثابت ہوتا ہے- یہ مذہبی لیڈر خواہ کسی مذہب کے ہوں- اس مرض میں مبتلا ہیں- بہت ہیں جن کے دل اندر سے اور ہی فیصلہ کرتے ہیں- اور ان کی زندگیاں اپنے بھائیوں یعنی امرا سے زیادہ سکھ والی نہیں ہوتیں- بلکہ کچھ شائد زیادہ ہی تلخ ہوں- کیونکہ وہ اپنے جذبات کو پورا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال لیتے ہیں- مگر علماء اور صوفیا اس سے بھی محروم ہیں- میری اس بیان سے یہ غرض ہے کہ دنیا میں تکلف کا بہت دور دورہ ہے- اور دین اور دنیا دونوں طرح کے عظماء اس مرض میں مبتلا ہیں اور نہ آج مبتلا ہوئے ہیں بلکہ دنیا میں یہ نقشہ ہمیشہ سے قائم ہے- اور سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت ہو اور بہت ہی کم لوگ اس بناوٹ سے بچ سکتے ہیں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ پاک فوج کے میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسی ' بریگیڈیئر مستنصر اور کرنل طارق سمیت 36 فوجی افسران کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ وہ ملک میں مسلح فوجی انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ تمام اعلیٰ فوجی افسران کو کوئٹہ پہنچا دیا گیا ہے۔ ان پر بنیاد پرستوں کے حامی ہونے کا الزام ہے۔ بعض افسر تبلیغی جماعت میں بھی رہے ہیں۔ میجر جنرل عباسی بھارت میں ملٹری اتاشی بھی رہے ہیں۔ میجر جنرل عباسی جی ایچ کیو میں ڈائریکٹر جنرل انفنٹری تھے۔ ان کو علی الصبح اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ سلیپنگ سوٹ میں ملبوس تھے۔ ان کو گاڑی میں ڈال کر لیجایا گیا۔ بعد ازاں انہوں نے گھر فون کیا کہ میں آزمائش میں ہوں دعا کرنا۔ ان لوگوں پر الزام ہے کہ وہ ملک میں مسلح اسلامی انقلاب لانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ گرفتار شدگان افسران کی اکثریت صوم وصلوٰۃ کی پابند ہے۔ انٹیلی جنس بیورو اور ملٹری انٹیلی جنس نے مل کر اس سازش کا سراغ لگایا ہے معلوم ہوا ہے کہ ان افسران کے علاوہ بعض دینی و سیاسی جماعتوں کے سرگرم کارکن بھی گرفتار کئے گئے ہیں جن سے پوچھ گچھ جاری ہے۔ گرفتار شدگان افسران کا سرکاری ریکارڈ سیل کر دیا گیا ہے ان کی خط و کتابت بھی قبضے میں لے لی گئی ہے۔ مزید گرفتاریوں کی بھی توقع ہے۔

○ جن فوجی افسروں کو گرفتار کیا گیا ہے ان پر ملٹری رولز کے تحت عائد شدہ ذمہ داریوں سے تجاوز کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ان کا کورٹ مارشل ہونے کی توقع ہے۔ کورٹ مارشل عدالت کی سربراہی لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے کا افسر کرے گا۔ فوج کے ان افسران کی گرفتاری کور کمانڈروں کے سابقہ اجلاس سے 5 دن قبل عمل میں آئی تھی۔ گرفتاری کے مراحل میں اعلیٰ فوجی روایات کی مکمل پاسداری کی گئی۔ گرفتار کئے گئے افسران کا دعویٰ ہے کہ وہ دنیا میں اسلام کی روشنی پھیلانا چاہتے ہیں۔ ابتداء میں 14- افسران کو گرفتار کیا گیا بعد میں دیگر افراد گرفتار کئے گئے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے فوجی افسروں کی گرفتاری پر اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا کسی گہری بین الاقوامی سازش کے طور پر پاکستانی فوج سے مجاہدانہ روح سے سرشار افسروں کو فارغ کرنے کی ابتداء تو نہیں ہو گئی؟ کیا پاکستانی فوج میں الجزائر اور مصر کی طرح تطہیر تو شروع نہیں کر دی گئی؟ انہوں نے کہا کہ مذہبی عناصر کی تطہیر کا کام فوج کے بنیادی موٹو "جہاد فی سبیل اللہ" کے خلاف ہے۔ یہ موٹو سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے زمانے میں دیا گیا تھا انہوں نے کہا کہ فوج میں اختیارات کے حامل اور حکومتی مناصب پر فائز چند افراد کو قومی دفاع سے متعلق امور میں یکطرفہ کارروائی کا حق نہیں دیا جاسکتا۔

○ مسلح افواج کے اعلیٰ افسران کی گرفتاری پر سپاہ صحابہ کے مولانا فاروقی نے کہا ہے کہ اس میں جنرل غلام محمد ملک بھی شامل ہیں۔ جنرل موصوف چند دن قبل ریٹائر ہوئے ہیں۔ جماعت اسلامی کے حافظ ادریس نے کہا ہے کہ گرفتار ہونے والوں کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ اسرائیل اور بھارت کی بالادستی کو نہیں مانتے تھے۔ سینیٹر طارق چوہدری نے کہا ہے کہ واقعہ کی پراسراریت بڑھتی جارہی ہے۔ قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ حکومت اب فوج میں بھی غیر مقبول ہو گئی ہے۔ یہ گرفتاریاں سازش ہیں جنرل ظہیر الاسلام عباسی ایک قابل جرنیل کی شہرت رکھتے ہیں۔

○ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ فوجی افسروں کی گرفتاری 26 ستمبر کو عمل میں آئی تھی۔ میجر جنرل ظہیر الاسلام سندھ پر بھارتی حملے کے بارے میں اہم دستاویزات پاکستان لائے تھے۔ بعد ازاں جبکہ وہ بھارت میں پاکستان کے ملٹری اتاشی تھے انہیں بھارتی اہلکاروں نے زدوکوب کرکے زخمی کردیا تھا اور انہیں بھارت سے نکال دیا گیا تھا۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ 19- اکتوبر کو جس نے گڑبڑ کی اس کے ساتھ سختی سے نبٹا جائے گا۔ اپوزیشن نے قانون ہاتھ میں لیا تو اس کے ساتھ وہی کریں جو کرنا چاہئے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس روز تصادم نہیں ہو گا۔

○ کراچی میں تین کانسٹیبلوں اور پیپلزپارٹی کے مقتول رہنما کے بیٹے سمیت 7- افراد دہشت گردی کی نذر ہو گئے۔ پیپلزپارٹی شہید بھٹو گروپ نے الزام لگایا ہے کہ حکومت ایک سازش کے تحت جام صادق کے مشیر احمد علی سومرو کے قتل کا شبہ مرتضیٰ بھٹو کی چھوٹی بہن صنم بھٹو کے شوہر ناصر حسین پر کر رہی ہے۔ نیو کراچی میں پیپلزپارٹی کے مقتول رہنما قمر کاظمی کے بیٹے پرویز کاظمی کو بھی قتل کر دیا گیا اشتہاری رہنما سلیم شہزاد کا قریبی ساتھی شان ٹوپی والا گرفتار کرلیا گیا۔

○ پاکستان نے کراچی کے بارے میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ مسترد کر دی ہے۔ یہ رپورٹ الطاف گروپ کی فراہم کردہ معلومات پر مبنی ہے۔

○ سپاہ صحابہ سرگودھا کے کنونشن کو ناکام بنانے کے لئے سرگودھا پولیس کے سینکڑوں مسلح جوانوں نے جامع مسجد گول چوک سرگودھا پر ہلہ بول دیا اور جوتوں سمیت اندر گھس کر نمازیوں کو باہر نکال دیا۔ تمام دروازے بند کر دیئے۔ کسی کو مسجد میں آنے نہیں دیا گیا۔ مدرسے کے طلباء کو بھی نکال دیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی نے کہا ہے کہ ہم ٹھنڈے دفتروں میں بیٹھنے نہیں خلق خدا کی پریشانیاں دور کرنے آئے ہیں۔ مجرم کتنا ہی بااثر کیوں نہ ہو اسے قانون سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 800 لیکچراروں کی ایڈہاک بھرتی اور 7 مرلہ سکیم دوبارہ شروع کرنے کا حکم دیا ہے انہوں نے کہا کہ سڑک کی تعمیر کے دو سال کے اندر ٹوٹنے والی سڑک کے ذمہ دار ایس ڈی او اور ایکسین کو فارغ کر دیا جائے گا۔

○ فاضل پور میں فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہ سے چوتھے روز بھی کرفیو نافذ رہا۔ گزشتہ تین روز سے اخبارات فروخت نہیں ہونے دیئے گئے۔

○ کابل اور ایرانی سرحد کے قریب زبردست لڑائی جاری ہے۔ ٹینکوں 'گن شپ' ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں سے حملے کئے گئے۔

○ شارجہ کپ ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ کے دوسرے مرحلے میں ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو ہرا دیا۔

○ ہائی کورٹ نے خبردار کیا ہے کہ پیشگی نوٹس اور اپیل کا حق دیئے بغیر بجلی کا کنکشن نہیں کاٹا جاسکتا۔ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ بھائی پھیرو کی ایک ملز کی اپیل پر 14 سال کے بعد کیا ہے۔

○ پاکستانی روپے کی قیمت میں 6 پیسے کی مزید کمی ہو گئی ہے۔

○ گوجرانوالہ انٹرمیڈیٹ بورڈ کے نتائج کے اعلان کے مطابق 72 فیصد امیدوار فیل ہو گئے۔ بیشتر پوزیشن ہولڈر طلباء نے سیاستدانوں کو ناپسندیدہ قرار دے دیا۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ اگر ایم کیو ایم کے زیر حراست کارکنوں کو 24 گھنٹے میں رہا نہ کیا گیا تو بدھ کے روز کراچی میں ہڑتال کی جائے گی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر کے بہنوئی ناصر حسین کو اتوار کو کراچی ایئرپورٹ سے گرفتار کرلیا گیا۔

○ فوجی افسران کی گرفتاری پر وائس آف امریکہ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ فوج ابھی تک پاکستان میں ایک مضبوط ادارہ ہے۔

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا ۔ پیدا ہو کر فوت ہو جانا ۔ نرینہ اولاد کی خواہش ۔ اٹھرا ۔ ورم ۔ لیکوریا ۔ ایام کی بے قاعدگی ۔ بچوں کا سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس ۔ شوگر ۔ بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
فون : 487
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نزد الائیڈ بنک
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا

شہاب رائس ملز (ربوہ)
اعلیٰ اقسام کے چاول کی خرید و فروخت کا مرکز
شہاب رائس ڈپو
4/9/6 پشاور موڑ مین بازار اسلام آباد
ہر قسم کے چاول تھوک و پرچون بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔
فون: دفتر ربوہ : 212464 فون : 051-252231
گھر ربوہ : 212463

نور کاجل 8/-
نور ابٹنہ 15/-
نور آملہ 15/-
خورشید ہیئر آئل 60/-
تابانی لوشن 15/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون : 04524-211538